سوال

(184) کرنسی نوٹ پر زکوۃ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں رائج کرنسی یعنی روپیہ میں کس حساب سے زکوۃ دی جائے، سونے کا نصاب معتبر ہوگا یا چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سونا چاندی دھات کے علاوہ زر مبادلہ کے طور پر بھی استعمال ہوتے تھے، سونے کا سکہ دینار اور چاندی کا سکہ درہم رائج تھا، اس وقت سونے اور چاندی دونوں دھاتوں کا نصاب مقرر تھا، سونے کا نصاب ۲۰ دینار یعنی ساڑھے سات تولے یا ۸۵ گرام تھا جب کہ چاندی کا نصاب ۲۰۰ درہم یعنی ساڑھے باون تولے یا ۵۹۵ گرام تھا، اس وقت ان کی قیمتوں میں صرف ایک اور سات کی نسبت تھی، دوسرے الفاظ میں سونے کا بھاؤ چاندی کے مقابلہ میں صرف سات گنا زیادہ تھا، اس کے بعد سونے کی قیمت تو بڑھتی رہی اور چاندی کی قیمت گرتی رہی حتیٰ کہ ۱۹۳۷ء کی جنگ عظم سے پہلے سونے اور چاندی کی مالیت کا تناسب ایک اور تیس کا تھا، اب تو نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے ۔ سونا تقریباً ساٹھ ہزار روپے تولہ اور چاندی صرف پانچ صد روپے تولہ ہے، اس کی ہمارے نزدیک دو وجوہ ہیں :

1 چاندی کے بجائے سونے کو زر مبادلہ قرار دیا گیا ہے ۔ 2 چاندی کے زیورات آہستہ آہستہ متروک ہو چکے ہیں ۔

ہمارے ہاں رائج کرنسی نوٹ زر مبادلہ کے طور پر ہوتے ہیں، ان کی زکوۃ کے متعلق دو مختلف نظریات ہیں : کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ کرنسی کے نصاب کے لیے اتنے روپے ہونے چاہئیں جن سے ساڑھے سات تولے سونا خریدا جاسکے یعنی کم از کم چار لاکھ پچاس ہزار روپے پر زکوۃ لاگو ہوگی کیونکہ ساٹھ ہزار روپے تولہ کے حساب سے ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت چار لاکھ پچاس ہزار بنتی ہے، ان کا کہنا ہے کہ ہر ملک میں زر مبادلہ کے طور پر سونے کو معیار بنایا جاتا ہے یعنی ہر ملک اتنے ہی نوٹ چھاپتا ہے جتنے اس کے پاس سونے کے ذخائر ہوتے ہیں ۔

اس کے بر عکس کچھ حضرات کہتے ہیں کہ نقدی کی زکوۃ کے لیے چاندی کو معیار بنایا جائے یعنی اتنی نقدی پر زکوۃ لاگو کی جائے جس سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم چھبیس یا ستائیس ہزار نقدی پر زکوۃ وصول کی جائے کیونکہ اتنی مالیت سے ساڑھے باون تولے چاندی خریدی جا سکتی ہے ۔

اس سلسلہ میں ہمارا رجحان یہ ہے کہ سونے اور چاندی کا نصاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے اس میں قطعی طور پر رد و بدل کی کوئی گنجائش نہیں البتہ نقدی کا نصاب چاندی کے مطابق مقرر کیا جائے، اس کی درج ذیل وجوہات ہیں ۔

1 ہمارے ہاں برصغیر میں نوٹوں کے اجراء سے پہلے چاندی کا روپیہ رائج تھا لہٰذا چاندی کو بنیاد بنا کر چاندی کی موجودہ قیمت کے حساب سے باون تولے چاندی کی قیمت نکال لی جائے۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ آج کل سعودی عرب میں کاغذی نوٹوں کو ورقہ کہا جاتا ہے اور یہی لفظ چاندی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

2 غرباء اور مساکین کا فائدہ اسی میں ہے کہ چاندی کو معیار بنایا جائے تاکہ تھوڑی مالیت پر زکوۃ وصول کر کے ان سے تعاون کیا جائے، اگر سونے کو معیار بنایا جائے تو کم از کم ساڑھے چار لاکھ نقدی پر زکوۃ لاگو ہوگی، اتنی مالیت والے حضرات ہمارے معاشرہ میں بہت کم ہوں گے۔

3 چاندی کو نقد روپیہ کے لیے نصاب قرار دینا اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ مبادا اللہ کا حق ہمارے ذمے رہ جائے لہٰذا اس اہم دینی فریضہ میں ہر ممکن احتیاط لازم ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آج کل کوئی ملک بھی سونے کو بنیاد بنا کر نوٹ نہیں چھاپتا، غالباً اسی لیے کئی ممالک افراط زر کا شکار ہوتے ہیں، ہر ملک دھڑا دھڑ نوٹ چھاپے جا رہا ہے، خواہ اس کے ہاں سونے کے ذخائر نہ ہوں۔ بہر حال چاندی کو معیار بنایا جانا زیادہ مناسب ہے، یہ تشخیص ہر مقام پر ہر دفعہ خود کرنا ہوگی کیونکہ چاندی کا بھاؤ بھی بدلتا رہتا ہے، اگر چاندی کا بھاؤ ایک ہزار روپے فی تولہ ہو تو کم از کم ساڑھے باون ہزار روپے پر زکوۃ لاگو ہوگی، اس سے کم رقم پر زکوۃ دینا ضروری نہیں، انسان کے پاس جتنی نقدی ہو اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوۃ ادا کی جائے، اس کا حساب پورا پورا کرنا چاہیے، اندازے سے کام نہ چلایا جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 184

محدث فتویٰ